اعلیٰ حضرت کا تصوف

30-September-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا، اللہ پاک اس کی سو(100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی ہوں گی۔"

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے **افضل عمل** ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کا بیان اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تصوف کے واقعات پر مشتمل ہو گا، سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نماز سے محبت کا ایک دلچسپ واقعہ، بیعت و خلافت کا ایک دلچسپ واقعہ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف (Introduction) اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بیان ہوں گی، اعلیٰ حضرت کو نمازِ باجماعت سے کیسی محبت تھی، آپ توکل و قناعت میں کس قدر بلند مقام پر پہنچے ہوئے تھے، اس تعلق سے آپ کی سیرت کے کچھ واقعات بھی ہم سنیں گے، خلافِ شرع کاموں کو طریقت کا نام دینے والوں کے بارے میں علمائے کرام نے جو ارشادات بیان فرمائے ہیں، یہ بھی اِس بیان میں ہم سُنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

قافلہ چھوڑ دیا نماز نہ چھوڑی:

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) باون (52) برس کی عمر میں جب دوسری بار سَفَرِ حج کے لیے روانہ ہوئے، مَناسک حج اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسے عَلِیْل (بیمار) ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحبِ فراش رہے، جب کچھ رُو بہ صحّت ہوئے تو زیارتِ روضۂ اَنور کے لیے کمر بستہ ہوئے اور "جدّہ شریف" سے ہوتے ہوئے بذریعہ کَشتی تین (3) دن کے بعد "رابغ" پہنچے، اور وہاں سے مدینۃُ الرَّسول کے لیے اُونٹ کی سُواری کی، اسی راستے میں جب "بیرِ شیخ" پہنچے تو منزِل قریب تھی لیکن فَجُر کا وَقْت تھوڑا رہ گیا تھا۔ اُونٹ والوں نے منزِل ہی پر اُونٹ روکنے کی ٹھانی لیکن تب تک نمازِ فَجُر کا وَقْت نہ رہتا، سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہ صُورتِ حال دیکھ کر) میں اور میرے رُفقا (یعنی ساتھی) اُتر پڑے، قافِلہ چلا گیا۔ کرِ مِچ کا (یعنی مخصوص ٹاٹ کا بنا ہوا) ڈول پاس تھا۔ رَسی نہیں اور کُنواں گہرا، عِمامے باندھ کر پانی بھرا (اور) وُضو کیا۔ بِحَمْدِ اللہ نماز ہو گئی۔ اب یہ فکر لاحِق ہوئی کہ طولِ مَرَض (طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ) سے ضُعفِ شدید (کمزوری بہت) ہے، اتنے مِیل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہو گا؟ مُنہ پھیر کر دیکھا تو ایک جَمّال (اُونٹ والا) مَحْض اَجْنَبی اپنا اُونٹ لیے میرے اِنتظار میں کھڑا ہے، حمدِ الٰہی بجالایا اور اُس پر سُوار ہوا۔ اس سے لوگوں نے پُوچھا کہ تم یہ اُونٹ کیسے لائے؟ کہا: ہمیں شیخ حسین نے تاکید کر دی تھی کہ شیخ (اَعلیٰ حضرت) کی خدمت میں کمی نہ کرنا، کچھ دُور آگے چلے تھے کہ میرا اپنا جَمّال (اُونٹ والا) اُونٹ لیے کھڑا ہے۔ اُس سے پُوچھا، کہا: جب قافلے کے جَمّال نہ ٹھہرے، میں نے کہا شیخ کو تکلیف ہو گی، قافلہ میں سے اُونٹ کھول کر واپس لایا۔ یہ سب میری سرکارِ کرم کی وَصِیَّتیں تھیں "صَلَّى اللهُ تَعَالٰى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلٰى عِتْرَتِهٖ قَدْرَ رَاْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ ورنہ

کہاں یہ فقیر اور کہاں سردارِ رابغ، شیخ حسین، جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وَحشی مزاج جَمَّال (اُونٹوں والے)اور ان کی یہ خَارِقُ الْعَادات رَوِشیں (یعنی خلافِ معمول طرزِ عمل)!۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۱۷، ملخصاً)

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"پیر پر اِعتراض منع ہے"** کے صَفْحہ نمبر47 پر ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 21 سال کی عمر میں اپنے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سِلسلۂ عالیہ قادِرِیّہ میں ان سے بَیْعَت کی۔ان کے مرشدِ کامل نے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مرید بنانے کے ساتھ ساتھ) تمام سلسلوں کی اجازت وخلافت اور سندِ حدیث بھی عطا فرمائی۔ حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خلافت واجازت کے معاملے میں بڑے محتاط تھے۔ مگر جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مرید ہوتے ہی تمام سلسلوں کی اجازت ملی تو خانقاہ کے ایک خادم سے نہ رہا گیا۔ عرض کی: حضور! آپ کے خاندان میں تو خلافت بڑی ریاضت اور مجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً خلافت عطا فرمادی۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور گندے نفس لے کر آتے ہیں، ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے مگر یہ پاکیزگیِ نفس کے ساتھ آئے تھے۔ صرف نسبت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کر دی۔ پھر حاضرین (موجود لوگوں) سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے مدت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہ آج دُور ہو گئی۔ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید احمد رضا خان کو پیش کر دوں گا۔** پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وہ تمام اعمال واشغال (وظائف) عطا فرما دیئے۔ جو خانوادۂ بَرَکاتیہ میں سینہ در سینہ چلے آرہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تصوف کے کس قدر عظیم مرتبے پر پہنچے ہوئے تھے، حالانکہ 21 سال کی بھری جوانی میں تو اُمیدیں جوان ہوتی ہیں، چاروں جانب خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے، دنیوی عیش و لذّات سے لطف اندوز ہونا معمول بن جاتا ہے، نفس و شیطان پوری طاقت سے انسان کو فکرِ آخرت اور نیک اعمال سے غافل کرکے اس کی قبر و آخرت کو تباہ کرنے میں مصروف رہتے ہیں، انسان پر مال و دولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جنون سوار رہتا ہے، الغرض اس عمر میں انسان عموماً اللہ پاک کی یاد سے غافل رہتا ہے، لیکن قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر! جنہوں نے جوانی کی نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان تمام بُرائیوں سے اپنے دامن اور اپنے باطن کو پاک و صاف رکھا، بچپن سے ہی زُہد و تقویٰ کو اختیار کیا اور سُنّت کے مطابق زندگی گزاری، چنانچہ جب آپ اپنے چمکدار باطن کے ساتھ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہِ مقدسہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے نورِ فراست سے آپ کے باطن کو ملاحظہ فرمالیا اور ہاتھوں ہاتھ آپ کو اجازت و خلافت اور سندِ حدیث عطا فرمادی، یہ تمام انعام و اکرام سے نوازنے کے بعد آپ کے پیر و مرشد نے اپنے اس مریدِ کامل کی شان و عظمت کو یوں اُجاگر فرمایا کہ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید احمد رضا خان کو پیش کردوں گا۔"**

بیان کردہ حکایت سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ اگر پیر اپنے کسی مُرید کو نوازے تو اس عطا پر اپنے پیر بھائی سے ہرگز حسد نہ کرے، کسی پیر کا اپنے مُرید کو نوازنا کئی طرح سے ہوسکتا ہے مثلاً کوئی مُرید اپنے پیر کے ہر فرمان پر لبیک کہنے والا، نہ صرف لبیک کہنے والا بلکہ اُس فرمان کو نہایت ہی محبت و

عقیدت سے، دِل وجان سے قبول کرکے اُس پر عمل کرنے والا ہو تو یقیناً پیر بھی ایسے مُرید سے خوش ہی ہو گا، اُس مُریدِ صادِق پر اپنے پیر کی طرف سے عطاؤں اور نوازشات کی بارشیں ہی ہوں گی، لہٰذا کسی ایسے مُرید سے کبھی بھی حسد نہیں کرنا چاہئے ورنہ اس کا نقصان خود اسی کو اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مُرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مُرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھا دے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو وہ اپنے مُرشِد کے اَدَب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت (اور اطاعت) کرے اور حَسَد ہرگز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔ لیکن اگر کوئی مرید اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کرلے جن کے ذریعے وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہو جائے اور اس وقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھا دے گا کیونکہ مرشِد تو مُریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے اور بہت کم ہے کہ کوئی مُرید اس مرض سے بچ جائے۔ (الانوارالقدسیہ، الجزءالثانی، ص ۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

تعارفِ اعلیٰ حضرت اور سیرتِ رضا کی چند جھلکیاں

☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی

شریف میں دس(10)شوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق چَودہ(14)جُون 1856ء کو ہوئی[1] ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد مفتی نقی علی خان(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)اور دادا مفتی رضا علی خان(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ)ہیں۔[2] ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا پیدائشی نام"محمد"ہے۔☆والِدہ ماجِدہ"اَمَّن میاں"پکارتی تھیں ☆ والدِ ماجدودیگر رشتے داروں نے"احمد میاں"اور دادا نے"احمد رضا"نام رکھا ☆ تاریخی نام"اَلْمُخْتَار"تھا☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے"عبدُالمصطفیٰ"لکھا کرتے تھے[3]☆ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے نہایت ذہین اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے☆چھ(6)سال کی ننھی سی عمر میں آپ نے میلادُالنّبی کے ایک مجمع میں فصیح عربی زبان میں خطاب فرماکرلوگوں کو حیران کردیا(فیضانِ اعلیٰ حضرت،ص۸۵)☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ قہقہہ نہیں لگاتے تھے☆آپ جماہی آنے پر انگلی دانتوں میں دبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی☆سمتِ قبلہ کے ادب کی وجہ سے کُلّی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سر جھکا کر پانی منہ سے گراتے☆قبلہ کی طرف رُخ کرکے کبھی نہ تُھوکتے☆نہ ہی قبلہ کی طرف پائے مبارک دراز کرتے☆نمازِ پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرتے☆فرض نماز باعمامہ پڑھا کرتے☆مسواک کیا کرتے اور سر مبارک میں تیل بھی ڈلواتے☆آپ کا ظاہر و باطن ایک تھا،جو کچھ آپ کے دل میں ہوتا وہی زبان پاک سے ادا فرماتے اور جو کچھ زبان سے فرماتے اُس پر آپ کا عمل ہوتا ☆جب کسی سُنّی عالم سے ملاقات ہوتی،دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے اور اس کی ایسی عزّت وقدر کرتے جس کے لائق وہ اپنے کو نہ سمجھتا☆کاشانۂ اقدس سے کوئی سائل خالی واپس نہ جاتا☆کتبِ احادیث پر

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/۷۷ملخصاً
2...فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں،ص۶۷بتغیر قلیل
3...تجلیاتِ امام احمد رضا،ص۲۱بتغیر قلیل

دوسری کتاب نہ رکھتے☆ مجلسِ میلاد شریف میں ذکرِ ولادت شریف کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے، باقی شروع سے آخر تک ادباً دوزانو بیٹھے رہتے[1]☆ کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستِعمال فرماتے، اگر کبھی لینے والے نے اپنا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھادیا تو آپ فوراً دستِ مُبارَک روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔[2]☆ آپ کا وصال 25 صفر 1340ھ 18 اکتوبر 1921 میں ہوا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۶۳۱)☆ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَساجِد کا بہت اَدب کرتے☆ مسجد میں داخِل ہوتے ہوئے ہمیشہ دایاں قدم پہلے داخِل فرماتے☆ جبکہ باہر آتے ہوئے پہلے بایاں قدم جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر سیدھے پاؤں میں جوتا پہن کر اُلٹے پاؤں میں جوتا پہنتے (تاکہ سُنّت کے مُطابِق عمل ہو جائے)☆ ایک روز نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے خلافِ مَعمُول اعلیٰ حَضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو تھوڑی دیر ہو گئی، نمازیوں کی نگاہیں، بار بار کاشانۂ اَقدس کی طرف اُٹھ رہی تھیں کہ عین اِنتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے،اس جلدی کی کیفیت میں اتّباعِ سنّت کا عالَم یہ تھا کہ دروازۂ مسجد کے زینے پر جس وَقْت اُن کا قدمِ مُبارَک پہنچا تو سیدھا، مسجد کے نئے فرش اور پُرانے فَرش پر قدم پہنچا تو سیدھا، آگے صحنِ مَسجد میں ایک صَف بچھی تھی اُس پر قدم پہنچا تو سیدھا اور اِسی پر بَس نہیں ہر صَف پر پہلے سیدھا ہی قدم رکھا، یہاں تک کہ محراب میں مُصَلّٰی پر بھی سیدھا قدم ہی پہنچایا۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!☆ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔یادر ہے! حنفی، امامِ اعظم کی، شافعی، امام

1...فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۴، ۱۱۵

2...فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۱

3... فیضانِ اعلیٰ حضرت ۱۲۰ بتغیر

شافعی کی، حنبلی امام احمد بن حنبل کی اور مالکی امام مالک (عَلَیۡہِمُ الرَّحۡمَۃ) کی پیروی کرنے والوں کو بولتے ہیں۔ ان سب کے نظریات قرآن و حدیث کے عین مُطابق اور ایک ہی ہیں، یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، البتہ شرعی مسائل (جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل) میں قرآن و حدیث کی روشنی میں انہوں نے اپنی اپنی تحقیقات بیان فرمائی ہیں، تو یہ اُمت کے ائمہ ہوئے اور اُمت کو علماء کی پیروی کا حکم دیا گیا تو اُمت نے ان کی پیروی کی، اس لیے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ کہلائے۔ اسی طرح اپنے باطن کی اصلاح، دِین و شریعت پر عمل اپنی زندگی میں نافذ کرنے، نیک لوگوں سے نسبت پانے اور ان کے طریقِ کار پر چلتے ہوئے، قرآن وحدیث کی تعلیمات کو اپنانے کے لیے اُمت نے مُختلف بزرگوں کا دامن تھاما تو یہ **قادری، چشتی،** سہروردی، **نقشبندی** کہلائے۔ یہ سب کے سب اللہ پاک کے بندے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اُمتی، محبّانِ صحابہ واہلبیت، علماء کے چاہنے والے اور عاشقانِ اولیاء ہیں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　**صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

تَصَوُّف کس چیز کا نام ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ شریعت میں مفتیِ اسلام اور تَصَوُّف میں ولیِ کامل کے منصب پر فائز تھے۔ یاد رکھئے! تصوف اتباعِ شریعت کا نام ہے، **تَصَوُّف** گناہوں سے بچنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** سُنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے، **تَصَوُّف** رِضائے الٰہی پانے والے کام کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** حقوق اللہ کی پاسداری کا نام ہے، **تَصَوُّف** حقوق العباد کی پابندی (یعنی بندوں کے حقوق پورے) کرنے کا نام ہے، **تَصَوُّف** دِینِ اسلام پر عمل کا نام ہے، **تَصَوُّف** نمازوں کی پابندی کا نام ہے۔ **تصوف** فرض وواجب اور مستحب کو اپنانے کا نام ہے، **تصوف** مسلمانوں کی پریشانیوں

کو حل کرنے کا نام ہے، **تصوف** حسنِ اخلاق کا نام ہے، **تصوف مسلمانوں کی خیر خواہی** کا نام ہے۔ **تصوف** نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا نام ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نام کے نہیں بلکہ حقیقی صوفی تھے اور **تصوف کی علامات** آپ کی ذاتِ پاک میں پورے طور پر پائی جاتی تھیں اور **مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ** آپ کے سینے میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت (ہند) کے دو(2) صاحبان جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرمالیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ استقبال کیلئے موجود تھے، آپ کو بڑے آرام وعافیت کے ساتھ لے گئے، جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل (Train) پر سوار ہوئے ہوں (گے) کہ مریضہ کو شفا ہونی شروع ہو گئی۔ اب حضور کے قدم مبارک آگئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دو دن قیام فرمایا، اللہ پاک کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہو گئی، بڑی خاطر وادب و تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو رخصت کیا گیا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۱۸۳ ملخصًا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے **معلوم ہوا**! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک باکرامت ولی تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وُجودِ مسعود کی برکت سے بیماروں کو شفا ملتی

تھی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن رات خدمتِ دین میں مشغول رہنے کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی میں پیش پیش رہا کرتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بلاوجہِ شرعی کسی کا دل نہیں دکھاتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بھی کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مریضوں کی عیادت والی سُنّت پر عمل کیا کرتے تھے۔

آیئے! کچھ دیر کے لیے ہم اپنے اوپر غور کریں کہ کیا **خدمتِ دِین** کا یہ جذبہ ہمارے اندر بھی موجود ہے؟ کیا ہمارے سینے بھی مسلمانوں کی دِلجوئی کے جذبے سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی وعدے کی پابندی کرتے ہیں؟ کیا ہمیں بھی مریضوں کی عیادت کرنے کی سعادت ملتی ہے؟ اگر نہیں! تو آیئے! مل کر نیت کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ اسلام کی خوب خوب خدمت کریں گے، مسلمانوں کی دلجوئی میں پیش پیش رہیں گے، بلاوجہِ شرعی کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہیں دکھائیں گے، وعدہ کریں گے تو اسے ضرور نبھائیں گے، مریضوں (Patients) کی عیادت والی سُنّت پر عمل کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بناوٹی صوفی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ تَصَوُّف کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، شریعت کی خلاف ورزیوں اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ **تَصَوُّف** اور طریقت کی آڑ لے کر بھولی بھالی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! تَصَوُّف شریعت کی خلاف ورزی کرنے، نمازیں چھوڑنے اور نامحرم عورتوں کے جھرمٹ میں رہنے یا ان سے ہاتھ پاؤں دبوانے کا نام نہیں، تَصَوُّف منشیات کے نشے میں ڈُوب

کر طریقت طریقت کی رٹ لگانے، بالوں کے بڑھانے اور رنگ برنگے کپڑے پہننے کا نام نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

مدنی مذاکرے میں ہونے والے سوال جواب مع اضافہ پر مشتمل مجموعہ بنام "**فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10**" میں ایک سوال ہے: بعض لوگ اپنے آپ کو مَجْذُوب یا فقیر کا نام دے کر، خلافِ شَریعت کاموں کو **مَعَاذَ اللہ**! اپنے لیے جائز قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ طریقت کا معاملہ ہے، یہ تو فقیری لائن ہے، ہر ایک کو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ پھر اگر ان سے نماز پڑھنے کو کہا جائے تو **مَعَاذَ اللہ**! کہتے ہیں کہ یہ ظاہری شریعت، ظاہری لوگوں کے لیے ہے، ہم باطنی اَجسام کے ساتھ خانہ کعبہ یا مدینے میں نماز پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:

شریعت چھوڑ کر خلافِ شرع کاموں کو طریقت یا فقیری لائن قرار دینا یا طریقت کو شریعت سے جُدا خیال کرنا گمراہی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: شریعَت مَنْبَع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً کسی مَنْبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنْبَع کی حاجت نہیں ہوتی، لیکن شریعَت وہ مَنْبَع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی حاجت ہے کہ اگر شریعَت کے مَنْبَع سے طریقت کے دریا کا تَعلُّق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں کہ آئندہ کے لیے اس میں پانی نہیں آئے گا بلکہ یہ تَعلُّق ٹُوٹتے ہی

دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۵۲۵، ملخّصاً)(فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10: ولی اللہ کی پہچان، ص۲۱)

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: طریقت منافیِ شریعت (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل متصوِّف (مُتَ۔صَوِّ۔وِفْ) جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور، محض گمراہی ہے اور اس زُعمِ باطل (غلط خیال) کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کُفر و اِلْحاد (کفر و بے دینی ہے)۔ احکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سُبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جُہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت ان کو جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔

سیِّدُ الطائفہ حضرت جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں فرمایا: صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا، وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ؟ اِلَی النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنم کو۔(الیواقیت والجواہر، الفصل الرابع، المبحث السادس والعشرون، باختلاف بعض الالفاظ، ص۲۰۶) البتہ اگر مَجذوبیت (جذب کی حالت) سے عقلِ تکلیفی زائِل (ختم) ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔(بہارِ شریعت، حصہ اوّل، ۱/۲۶۵۔۲۶۷)

مثلاً اگر نماز کا کہا جائے تو انکار نہ کرے گا، بلکہ نماز پڑھے گا۔ یاد رہے کہ ہر کسی کو دیکھ کے مجذوب سمجھ کر اس کی پیروی کی اجازت نہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ نماز تو مدینے میں پڑھتے ہیں مگر کھانا آستانے میں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ مجذوب سے بیعت نہیں کر سکتے کہ وہ اس کیفیت میں ہی نہیں کہ دوسروں کی رہنمائی کر سکے اور بیعت کا اہم مقصد ہی دِین و شریعت پر عمل کی رہنمائی حاصل کرنا ہے، مزید یہ

کہ ولی اور پیر کے لیے عالِم ہونا ضروری ہے تاکہ لوگوں کی دُرست **شرعی رہنمائی** کرسکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تصوف کا باب نہایت کشادہ ہے، صوفیائے کرام نے تصوف کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں، چنانچہ منقول ہے کہ (پابندِ شریعت ہونے) عجز واِنکساری اپنانے اور توکُّل وقناعت اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔(اللہ والوں کی باتیں، ۵/ ۳۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پابندِ شریعت اور عاجزی و انکساری کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ توکل و قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال تھے اور آپ انتہائی کم غذا اِستِعمال فرمایا کرتے تھے، آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا، آخرِ عُمر میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ (Biscuit) سُوجی کا تناوُل فرماتے تھے، الغرض کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳) اسی طرح روزہ رکھنا آپ کو بہت پسند تھا، کیسی ہی علالت (بیماری) ہوتی، کتنی ہی نقاہت (کمزوری) ہوتی (ماہِ رمضان کا) روزہ کبھی نہ چھوڑتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسنَین رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قَضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قَضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمضان) مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بَاِصرار عَرض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو ارُشاد فرمایا: مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں؟ لوگ تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ ارُشاد فرمایا: اِکْسیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بتایا ہوا ہے۔ اِرشاد فرماتے ہیں: **صُوْمُوْا تَصِحُّوْا** یعنی روزہ رکھو تندُرُست ہو جاؤ گے۔

(معجم اوسط، ۶/۱۶۲، حدیث: ۸۳۱۲)

جب 1339 ہجری کا ماہِ رَمضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت (بیماری) اور شدید کمزوری کے باعث اعلیٰ حضرت (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے، لہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (تجلیاتِ امام احمد رضا، ص ۱۳۳ ملخصاً) اور ایسا بھی نہ تھا کہ روزوں میں پیٹ بھر کر کھانا کھانا آپ کے معمولات میں ہو، عام ایام میں جتنی غذا آپ کھاتے رمضان میں وہ اور کم ہو جاتی تھی، چنانچہ

روزہ میں ایک وقت کھانا

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَولانا محمد حُسین مِیرٹھی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا بیان ہے کہ میں نے رَمضانُ المبارک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: ''جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دِینی مشاغِل کے باعث) فُرصت نہیں ملتی۔ آخِر 26 رَمضانُ المُبارک کو فرمایا: ''آج سے میں بھی مُعتَکِف ہی ہو جاؤں۔'' حضرت مَولانا محمد حُسین مِیرٹھی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ''شام (Evening) کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو اِفطار فرمالیتے مگر) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَری کے وَقْت صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔'' ایک دن میں نے دریافت کیا: ''حضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟'' فرمایا: ''نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سُنّت ہے، اِس لیے چٹنی آتی ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی** استعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک استعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ (فیضانِ سنّت، ص۶۵۹) اللہ پاک کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہم گناہگاروں کو دامنِ رضا سے وابستہ ہونے اور اعلیٰ حضرت کے صدقے میں دامنِ مُصْطَفٰے عطا فرمایا، مگر ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے منہ موڑے بیٹھے ہیں، سُنّتیں اپناتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں، **ایک دور تھا کہ جب** کھڑے ہو کر کھانا یا کھلانا بہت ہی بُرا سمجھا جاتا تھا مگر اب ایسا کرنا گویا ایک فیشن (Fashion) بنتا جا رہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** اُلٹے ہاتھ سے کھانے پینے کو عیب شمار کیا جاتا تھا اور فوراً اِصلاح کی جاتی تھی جبکہ آج اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھانے، لینے دینے کو **"بچپن کی عادت"** کہہ کر ٹال دیا جاتا اور اِصلاح کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا، **ایک دور تھا کہ جب** ایک ایک لقمے کی قدر کی جاتی اور برتن کو صاف کر کے کھانے کو ضائع ہونے سے بچایا جاتا تھا مگر اب بہت سا کھانا جان بوجھ کر ضائع کر دیا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** مسلمان کا بچہ بچہ سُنّتوں کا شیدائی ہوا کرتا تھا مگر اب سُنّتوں پر عمل کا جذبہ ختم ہوتا جا رہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** ناجائز فیشن کرنے کو ہر کوئی بُرا سمجھتا تھا مگر اب اس کو باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** سُنّتیں اپنانے والوں کو ہر جگہ عزّت دی جاتی تھی، ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی، مگر اب پابندِ سنت اسلامی بھائیوں کو طرح طرح سے ستایا جاتا، جی بھر کر ان کا مذاق اُڑایا جاتا، ان کا دل دکھایا جاتا اور انہیں عجیب و غریب القابات سے پکارا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "نیک اعمال رسالہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مالا مال عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اس گئے گزرے دور میں بھی فیضانِ رضا کو عام کرنے اور فیشن زدہ مسلمانوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ فیضانِ اعلیٰ حضرت سے فیضیاب ہونے اور سُنّتیں اپنانے کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں جتنا ہوسکے وقت ضرور دیجئے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **"نیک اعمال"** کا رسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ الحمد للہ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اپنی اصلاح کے لئے 72 نیک اعمال بصورتِ سوال جواب عطا فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اپنی اصلاح کر سکتے ہیں ان 72 نیک اعمال میں پہلا نیک عمل یہ ہے کہ کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے کم از کم ایک ایک اچھی نیت کی؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تصوف سے متعلق سن رہے تھے، یاد رکھئے! صوفیائے کرام شریعتِ مُطَھَّرہ کی پیروی کرنے والے، خواہشاتِ نفس کو مٹانے والے، فرائض وواجبات کی پابندی کرنے والے اور عشقِ رسول کو اپنے سینے میں سمانے والے ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسے صُوفی تھے، جن میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی تھیں اور آپ فرائض وواجبات کی پابندی کا خوب اہتمام فرماتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دورِ رضا کے دو

ایمان افروز واقعات سنتے ہیں: چنانچہ

سفر وحضر میں نمازِ باجماعت کا اہتمام

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سفر و حضر، صحت و علالت ہر حال میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری خیال فرماتے تھے۔اگر کسی گاڑی سے سفر کرنے میں وقتِ نماز اسٹیشن پر نہیں ملتا تو آپ اُس گاڑی سے سفر ہی نہیں فرماتے تھے اور دوسری گاڑی اختیار فرماتے یا نمازِ باجماعت کے لیے کسی اسٹیشن (Station) پر اُتر جاتے اور اُس گاڑی کو چھوڑ دیتے، پھر نمازِ باجماعت ادا کرنے کے بعد جو گاڑی ملتی بقیہ سفر اُس سے پورا فرماتے۔(فیضانِ اعلی حضرت،۱۳۶)

نماز سے محبت کا عالَم

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا،اُن کے خاص جراح(پھوڑا پھنسی اور زخم کا علاج کرنے والا)(جو شہر میں سب سے تجربہ کار جراح تھے انہوں)نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا،پٹی باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ(10/12)روز میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے ،یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کردی جائے۔جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آگئے،لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھا دیا کریں گے۔یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا،جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہو گئے

تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نماز تو نماز ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جماعت کا ترک بھی بلا عُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔(فیضانِ اعلی حضرت،۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحَبَّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحَبَّت کا عالم تو دیکھئے کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے، لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ بیان کردہ واقعات میں ان نادانوں کے لئے درسِ عبرت ہے جو نماز کے اوقات میں گلی کے کونوں، چوکوں اور دکانوں پر بیٹھے فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں، دکانداروں، دفاتر میں کام کرنے والوں، رکشہ، ٹیکسی(Taxi)اور بسیں چلانے اور ریڑھی لگانے والوں کی لاپروائی کا یہ عالم ہے کہ اَذانیں ہو جاتی ہیں، نمازوں کا وقت ختم اور دوسری نمازوں کا وقت آجاتا ہے، مگر افسوس! یہ نادان اپنی جگہ سے ٹَس سے مَس نہیں ہوتے، یوں ہی بعض لوگ سُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر جماعت کے یا پھر گھر میں ہی پڑھ لیتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر عاقل (عقلمند)، بالغ، حُر (آزاد)، قادِر (قدرت رکھنے والے) پر (دیگر شرائط کے ساتھ) جماعت واجِب ہے، بِلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مُسْتَحِقِّ سزا (سزا کا حق دار) ہے اور کئی بار ترک کرے (چھوڑے)، تو فاسِق مَردُوْدُ الشَّھادۃ (یعنی اس کی گواہی مَقْبُول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔(بہارِ شریعت، حصہ سوم،۱/۵۸۲)

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور فجر کی نماز ہے اور وہ جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے ارادہ کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم

فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ،ان کے پاس لے کر جاؤں ، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر اُن پر آگ سے جلا دوں۔(مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الجماعۃ۔۔۔الخ، ص ۲۵۶ ،حدیث: ۱۴۸۲)

اگر ہم میں سے کسی کو یوں کہا جائے کہ آپ اپنا مال یہاں بیچیں گے تو دس گنا فائدہ ہو گا جبکہ دوسرے شہر میں اس پر 27 گنا فائدہ ہو گا، تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہی کوشش ہو گی کہ اسے دوسرے شہر لے جا کر ہی بیچا جائے۔ ذرا سوچئے! دنیاوی و عارضی فائدے کی خاطر دُور دراز کا سفر کرنے کے لئے بھی ہمارا ذہن بن جاتا ہے مگر آہ! چند قدم چل کر مسجد میں آکر باجماعت نماز اَدا کر کے 27 گُنا ثواب کمانے کا ذہن نہیں بن پاتا۔ جی ہاں! جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے زیادہ افضل ہے، چنانچہ

حُضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "**صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً** یعنی باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (27) درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔" (بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ۱/ ۲۳۲، حدیث: ۶۴۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

شعبہ رابطہ بالعلما:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی **عاشقانِ رسول عُلَماء** سے مَحَبَّت کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی نے ایک شُعْبہ بنام "**شعبہ رابطہ بِالعلما**" بھی قائم کیا ہے تاکہ اس شعبے کے ذمہ داران کے ذریعے عاشقانِ رسول علمائے کرام (ائمہ مساجد، خطبا، مدرسین وغیرہ) کو عاشقانِ رسول کی دینی

تحریک دعوتِ اسلامی کی دنیا بھر میں دینی خدمات سے آگاہ کیا جائے، اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ان سے تعلقات قائم کرکے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں ان سے معاونت حاصل کی جائے اور ان کی دعائیں لی جائیں۔ عاشقانِ رسول کے مدارس و جامعات میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی ترکیب بنائی جائے۔ عاشقانِ رسول کے جامعات و مدارس میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی ترکیب کرنا بھی اس شعبے کے کاموں میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[1] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنیٰ ہیں: ہاتھ ومنہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔[2] ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔ ☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔

﴿اعلان﴾

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث ۳۲۶۰

2 ...مرآۃ المناجیح، ۶/۳۲

کھانا کھانے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

1…القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 30 ستمبر 2021ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

کھانا کھانے کی بقیہ سنتیں اور آداب:

☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ لَا یَضُرُّ مَعَ اسۡمِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[1] سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔ ☆ اپنے سامنے سے کھایئے۔ ☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔

---

[1] ...فردوس الاخبار، ۱/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

☆دردِ سر کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "دردِ سر کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الۡكَبِيۡرِ وَ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ مِنۡ كُلِّ عِرۡقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنۡ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ بزرگ کی ہر اُچھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔ (خزینۂ رحمت، ص ۱۶۵)

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نا محرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا

جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے ؟(16)”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی ؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی ؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی ؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے ؟(21) صدائے مدینہ لگائی ؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی ؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے ؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی ؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں ؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں ؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی ؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی ؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے ؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں ؟(36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی ؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی ؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے ؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا ؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے ؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی ؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی ؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں ؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی ؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللّٰہ پڑھی ؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا ؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے

دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد